مسنون تراویح

مسئلہ: ہمارے امام اعظم محمد رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کے بعد صبح کی نماز تک گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔

دلیل نمبر 1

ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے راویت ہے:

رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد صبح تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے اور اسی نماز کو لوگ عتمہ بھی کہتے تھے۔ آپ ہر دو رکعات پر سلام پھیرتے تھے اور ایک وتر پڑھتے تھے۔ الخ (صحیح مسلم ۱،۲۵۴ ح ۷۳۶)

دلیل نمبر 2

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں (رات کی) نماز (تراویح) کیسی ہوتی تھی؟ تو ام المومنینؓ نے فرمایا:

رمضان ہو یا غیر رمضان رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ الخ

(صحیح بخاری ۱،۲۶۹، ح ۲۰۱۳، عمدۃ القاری ۱۱، ۱۲۸، کتاب الصوم، کتاب التراویح، باب فضل من قام رمضان)

ایک اعتراض:

اس حدیث کا تعلق تہجد سے ہے۔

جواب:

تہجد، تراویح، قیام اللیل اور قیام رمضان ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں۔

دلیل نمبر 1

نبی ﷺ سے تہجد اور تراویح کا علیحدہ علیحدہ پڑھنا قطعاً ثابت نہیں ہے۔

دلیل نمبر 2

ائمہ محدثین نے و دیگر علماء نے سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی حدیث پر قیام رمضان اور تراویح کے ابواب باندھے ہیں، مثلاً

1 صحیح بخاری، کتاب الصوم (روزے کی کتاب) کتاب صلوۃ التراویح (تراویح کی کتاب) باب فضل من قام رمضان

:2 موطأ محمد بن الحسن الشیبانی: ص ۱۴۱، باب قیام شہر رمضان ومافیہ من الفضل

عبدالحئی لکھنوی نے اس کے حاشیہ پر لکھا ہے: قیام رمضان اور تراویح ایک ہی چیز ہے۔

:3 السنن الکبریٰ للبیہقی (۲،۴۹۵، ۴۹۶) باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان

دلیل نمبر 3

متقدمین میں سے کسی ایک محدث یا فقیہ نے یہ نہیں کہا کہ اس حدیث کا تعلق نماز تراویح کے ساتھ نہیں ہے۔

دلیل نمبر 4

اس حدیث کو متعدد علماء نے بیس رکعات والی موضوع حدیث کے مقابلہ میں بطور معارضہ پیش کیا ہے۔ مثلاً

1علامہ زیلعی حنفی(نصب الرایہ ۲،۱۵۳)

2حافظ ابن حجر عسقلانی(الدرایہ ۱،۲۰۳)

3علامہ ابن ہمام حنفی(فتح القدیر ۱،۴۶۷، طبع دار الفکر)

4علامہ عینی حنفی(عمدۃ القاری ۱۱،۱۲۸)

5علامہ سیوطی(الحاوی للفتاوی ۱،۳۴۸) وغیرہم

دلیل نمبر 5

سائل کا سوال صرف قیام رمضان سے متعلق تھا، جس کو تراویح کہتے ہیں، تہجد کی نماز کے بارے میں سائل نے سوال ہی نہیں کیا تھا، لیکن ام المومنین نے عائشہ صدیقہؓ نے جواب میں سوال سے زائد نبی ﷺ کے قیام رمضان وغیر رمضان کی تشریح فرمادی لہٰذا اس حدیث سے گیارہ رکعات تراویح کا ثبوت صریحاً ہے۔

(ملخصاً من خاتمہ اختلاف: ص ۶۴ باختلاف یسیر)

دلیل نمبر 6

جن لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ تہجد اور تراویح علیحدہ علیحدہ دو نمازیں ہیں، ان کے اصول کے پر نبی ﷺ نے 23 رکعات تراویح (3+20) پڑھیں، جیسا کہ ان لوگوں کا عمل ہے اور اسی رات کو گیارہ رکعات تہجد (3+8) پڑھی۔ جیسا کہ ان کے نزدیک صحیح بخاری کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔

یہاں پر اشکال یہ ہے کہ اس طرح تو لازم آتا ہے کہ ایک رات میں آپ نے دو دفعہ وتر پڑھے، حالانکہ نبی ﷺ نے فرمایا: (لا وتران فی لیلۃ) ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔

(ترمذی ۱،۱۰۷، ح ۴۷۰، ابوداؤد ۱۴۳۹، نسائی ۱۶۷۸)

اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی نے فرمایا ہے، ھذا حدیث حسن غریب۔ یاد رہے کہ اس حدیث کے سارے راوی ثقہ ہیں۔

چونکہ رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہو سکتا، لہٰذا یہ ثابت ہو گیا کہ آپ ﷺ نے رات میں صرف ایک وتر پڑھا ہے، آپ ﷺ سے صرف گیارہ رکعات ثابت ہیں، ۲۳ ثابت نہیں ہیں، لہٰذا تہجد اور تراویح میں فرق کرنا باطل ہے۔

دلیل نمبر 7

انور شاہ کشمیری دیوبندی نے یہ تسلیم کیا ہے کہ تہجد اور تراویح ایک ہی نماز ہے، اور دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(فیض الباری ۲،۴۲۰، العرف الشذی ۱،۱۶۶)

سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطابؓ بھی تہجد اور تراویح دونوں کو ایک ہی سمجھتے تھے،

(فیض الباری ۲،۴۲۰)

دلیل نمبر 8

سیدنا جابر بن عبداللہ الانصاریؓ سے روایت کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ نے آٹھ رکعتیں اور وتر پڑھے ۔۔۔۔الخ

(صحیح ابن خزیمہ ۲،۱۳۸، ح ۱۰۷۰، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۴،۶۴،۶۲ ح ۲۴۰۱،۲۴۰۶)

دلیل نمبر 9

سیدنا اُبی بن کعبؓ سے راویت ہے کہ میں نے رمضان میں آٹھ رکعتیں اور وتر پڑھے، اور نبی ﷺ کو بتایا، تو آپ ﷺ نے کچھ (رد) بھی نہیں فرمایا: (فکانت سنۃ رضا) پس یہ رضا والی سنت بن گئی۔

(مسند ابی یعلیٰ ۳، ۲۳۶، ۱۸۰۱)

دلیل نمبر 10

سیدنا امیر المومنین عمر بن خطابؓ نے سیدنا اُبی بن کعبؓ اور تمیم الداریؓ کو حکم دیا کہ لوگوں کو (رمضان میں رات کے وقت) گیارہ رکعات پڑھائیں۔

(موطا امام مالک ۱، ۱۱۴، ح ۲۴۹، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲، ۴۹۶)

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں، اس سند کے کسی راوی پر کوئی جرح نہیں ہے۔

گیارہ رکعات کی احادیث (آٹھ تراویح اور تین وتر)

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 1887 حدیث مرفوع مکررات 85 متفق علیہ 52

اسماعیل، مالک، سعید مقبری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (ابوسلمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز رمضان میں کیسی تھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ رمضان میں اور اس کے علاوہ دونوں میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ بڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ ان کے طول و حسن کو نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول و حسن کا کیا کہنا۔ پھر تین رکعتیں پڑھتیں تھے۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 1717 حدیث مرفوع مکررات 85 متفق علیہ 52

یحیٰی بن یحییٰ، مالک، سعید بن ابی سعید، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک میں نماز کس طرح پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رمضان ہو یا رمضان کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گیارہ رکعتوں سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے، چار رکعتیں تو اس طرح پڑھتے کہ ان کی خوبصورتی اور لمبائی کے بارے میں کچھ نہ پوچھ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض کرتی ہیں، اے اللہ کے رسول! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں تو سوتی ہیں پر میرا دل نہیں سوتا۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر 1700 حدیث مرفوع مکررات 85 بدون مکرر

محمد بن سلمہ و حارث بن مسکین، ابن قاسم، مالک، سعید بن ابوسعید مقبری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رمضان کی نماز کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان یا اس کے علاوہ گیارہ رکعت سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعات پڑھتے اور ان کی خوبی اور طوالت سے متعلق کچھ نہ پوچھو۔

پھر چار رکعت پڑھتے اور ان کی حسن اور طوالت کے متعلق بھی مت پوچھو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رکعت پڑھتے۔ (تین وتر کی) پھر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں؟ فرمایا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا! میری آنکھیں تو سوتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔

حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 420 حدیث مرفوع مکررات 85 بدون مکرر

اسحاق بن موسیٰ انصاری، معن، مالک، سعید بن ابوسعید مقبری، ابوسلمہ، نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رمضان میں رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان اور اس کے علاوہ (11) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے چار رکعتیں اس طرح پڑھتے تھے کہ ان کے حسن اور ان کی تطویل کے بارے میں مت پوچھو پھر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے ان کے حسن اور ان کی طوالت کے متعلق بھی نہ پوچھو اس کے بعد تین رکعتیں پڑھتے تھے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل جاگتا رہتا ہے امام ابوعیسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

عن السائب بن يزيد أنه قال أمر عمر بن الخطاب أبي بن كعب و تميما الداري أن يقوما للناس بإحدى عشرة ركعة قال وقد كان القارئ يقرأ بالمئين حتى كنا نعتمد على العصي من طول القيام وما كنا ننصرف إلا في فروع الفجر

موطا امام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 247

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت عمر نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو گیارہ رکعت پڑھانے کا کہا سائب بن یزید نے کہا امام پڑھتا تھا سو سو آیتیں ایک رکعت میں یہاں تک کہ ہم سہارا لگاتے تھے لکڑی پر اور نہیں فارغ ہوتے تھے ہم مگر قریب فجر کے۔

عن عبد الله بن أبي بكر قال سمعت أبي يقول كنا ننصرف في رمضان فنستعجل الخدم بالطعام مخافة الفجر

موطا امام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 250

عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہتے تھے سنا میں نے اپنے باپ سے کہتے تھے جب فراغت پاتے تھے تراویح سے رمضان میں تو جلدی مانگتے تھے نوکروں سے کھانے کو فجر ہونے کے ڈر سے۔

عن يزيد بن رومان أنه قال كان الناس يقومون فى زمان عمر بن الخطاب فى رمضان بثلاث وعشرين ركعة

موطا امام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 248

یزید بن رومان سے روایت ہے کہ لوگ پڑھتے تھے حضرت عمر کے زمانے میں تیئس رکعتیں۔

20 رکعات نماز تراویح پڑھنے والوں کا استدلال :

عن يزيد بن رومان أنه قال كان الناس يقومون فى زمان عمر بن الخطاب فى رمضان بثلاث وعشرين ركعة

موطا امام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 248

یزید بن رومان سے روایت ہے کہ لوگ پڑھتے تھے حضرت عمر کے زمانے میں تیئس رکعتیں۔

نوٹ : یزید بن رومان نے حضرت عمرؓ کا زمانہ نہیں پایا۔ لہٰذا یہ راویت منقطع ہے، مقبول نہیں۔ علامہ عینی حنفی بھی فرماتے ہیں، اس کی سند منقطع ہے۔ (عمدۃ القاری، شرح صحیح بخاری، جلد ۵، صفحہ ۳۵۷)

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنْ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ فَقَالَ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنْ الشَّهْرِ وَصَلَّى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوَّفْنَا

الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يُصَلِّيَ إِحْدَى وَأَرْبَعِينَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَهُمْ بِالْمَدِينَةِ وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ و قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهَكَذَا أَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّونَ عِشْرِينَ رَكْعَةً و قَالَ أَحْمَدُ رُوِيَ فِي هَذَا أَلْوَانٌ وَلَمْ يُقْضَ فِيهِ بِشَيْءٍ و قَالَ إِسْحَقُ بَلْ نَخْتَارُ إِحْدَى وَأَرْبَعِينَ رَكْعَةً عَلَى مَا رُوِيَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ إِذَا كَانَ قَارِئًا وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 784 حدیث مرفوع مکررات 6

ہناد، محمد بن فضیل، داؤد، ابن ابی ہند، ولید بن عبدالرحمن، جبیر بن نفیر، حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے آپ نے تئیسویں رات تک ہمارے ساتھ رات کی نماز نہیں پڑھی (یعنی تراویح) پھر تیئسویں رات کو ہمیں لے کر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر چوبیسویں رات کو نماز نہ پڑھائی لیکن پچیسویں رات کو آدھی رات تک نماز (تراویح) پڑھائی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری آرزو تھی کہ آپ رات بھی ہمارے ساتھ نوافل پڑھتے آپ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک نماز میں شریک رہا اس کے لئے پوری رات کا قیام لکھ دیا گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ستائیسویں رات تک نماز نہ پڑھائی۔ ستائیسویں رات کو پھر کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ اپنے گھر والوں اور عورتوں کو بھی بلایا یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ فلاح کا وقت نہ نکل جائے راوی کہتے ہیں میں نے ابوذر سے پوچھا فلاح کیا ہے تو انہوں نے فرمایا سحری امام ابوعیسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا رمضان میں رات کی نماز (یعنی تراویح) کے بارے میں اختلاف ہے بعض اہل علم کے نزدیک وتر سمیت اکتالیس رکعتیں پڑھنی چاہئیں یہ اہل مدینہ کا قول ہے اور اسی پر ان کا عمل ہے اکثر اہل علم کا اس پر علم ہے جو حضرت عمر علی اور دوسرے صحابہ سے مروی ہے کہ بیس رکعات پڑھے سفیان سوری' ابن مبارک شافعی کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے اسی طرح اپنے شہر مکہ مکرمہ والوں کو بیس رکعت پڑھتے ہوئے پایا ہے امام احمد فرماتے ہیں کہ اس بارے میں مختلف روایات ہیں لہذا انہوں نے اس مسئلے میں کچھ نہیں کہا اسحاق اکتالیس رکعات کا مذہب اختیار کرتے ہیں جیسے ابی بن کعب سے مروی ہے ابن مبارک احمد اور اسحاق فرماتے ہیں کہ رمضان میں امام کے ساتھ نماز (تراویح) پڑھی جائے امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر خود قاری ہو تو اکیلے نماز پڑھے۔

نوٹ اس راویت میں سخت اختلاف ہے۔